سوال

(657)چند سوال بغرض جواب

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چند سوال بغرض جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

چند سوال بغرض جواب

بخدمت جناب مولنا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب دام فیوضکم۔ السلام و علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ باادب التماس ہے کہ زیل کی عرائض بمنزلہ سوال تصور فرمادیں۔ اور جواب باصواب بدلائل نص قرآن وحدیث مفصل درج اخبار گوہر بار (رسالہ اہلحدیث) میں فرماکر مشکور فرمایئں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں۔ سوال حسب ذیل ہیں۔

1۔ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ٦ سورة المائدة

''اے مومنوں! نماز کے وقت اپنے منہ اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھولو۔ (یہ اہلسنت والجماعت کے معنی ہیں) آیت موصوفہ ایک شعیہ صاحب کی پش کردہ ہے۔ جس کی روس وہ صاحب کہتے ہیں۔ کہ اللہ کا حکم سر اور پاؤں کا مسح کرنا ہے۔ پاؤں کا دھونا آیت موصوفہ سے ظاہر نہیں۔ ہرچند مثالیں دے ک سمجھایا گیا۔ یہاں تک کہ ایک لمبی حدیث کا ذکر کیا۔ کہ ایک دفعہ جبرئیل امین آئے۔ اور رسول اللہ ﷺ کو خود وجو کروایا۔ اور پائوں دھلائے۔ مان توگئے۔ مگر حدیث بجنبسہ مانگتے ہیں۔ لہذا التماس ہے کہ اگر اور دوچار ثبوت پائوں کے دھونے میں ہوں تو ضروری درج فرمایئں۔

2۔ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ٢ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ

سورۃ جمعہ میں پہلی آیت مبین پر ٹھرنا کفر بتاتے ہیں۔ دلیل دیتے ہیں کہ گو آیت ختم ہے اور بڑا وقفہ ہے۔ لیکن چونکہ اس پر حرف لا پڑا ہے۔ اس لئے اگلی آیت کے ساتھ ملا کر پڑھنا ضروری ہے۔ ورنہ کفر لازم آئے گا۔ ادھر یہ جواب بدلیل حدیث دیا گیا۔ کہ آپ ﷺ ہر آیت پر ٹھرتے تھے۔ کیونکہ آیت ختم ہوجاتی ہے۔ جن پر شعیہ صاحب نے کہا کہ پھر یہ ''لا'' کیوں تجویز ہوا۔ ااور ایسے ہی ااور مثلاج۔ ص۔ وغیرہ۔ پھر ادھر سے جوابدیا گیا۔ گویہ حرف ہیں مگر آپ ﷺ کا جو حکم ہے۔ تو پڑھنا ضروری ہے۔ مگر مزید ثبوت کا طالب

ہے۔ اس کا جواب بھی مدلل عطا ہو۔

3۔ فرقہ شیعہ کہاں اور کب شروع ہوا۔ اور اس کا بانی کون تھا۔ اہل کوفہ جو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چڑھے کون تھے؟ جواب مدلل کا انتظار ہے۔ (تابعدار خریدار نمبر 5۔29۔ از گھوراول)

الجواب

آیت غسل کا جواب تو صاف ہے۔ شیعہ صاحب سے دریافت کیا جائے کیا وجہ ہے۔ کہ رُؤسکم مجرور ہے۔ یعنی اس پر زیر ہے اور ارجلکم منصوب ہے۔ یعنی اس پر زبر ہے اگر وہ علم نحو زرا سا بھی جانتا ہوگا۔ تو فوراً مسئلہ حل ہوجائے گا۔

ہمارے ملک میں مرزا صاحب قادیانی ایک صاحب گزرے ہیں۔ جن کو سب لوگ جانتے ہیں آپ نے ایک پیشگوئی کی تھی کہ عبد اللہ آتھم (عیسائی) پندرہ ماہ میں بسزائے موت دوزخ میں جائے گا۔ اس پیشگوئی کا حشر یہ ہوا تھا کہ پندرہ مہینوں کی میعاد سے دو سال بعد وہ مرا تاہم مرزا صاحب کے مُریدوں نے مرزا صاحب کو نہیں چھوڑا یہ واقعہ کس قدر حیرت انگیز ہے۔ مگر میرے نزدیک موجودہ قرآن کے ہوتے ہوئے کسی صاحب کا پیروں کے مسح پر اعتقاد رکھنا قادیانی پیشنگوئی سے عجیب تر ہے۔ ایک دفعہ ایک والئے ریاست نے مجھ سے پیروں کے مسئلے کا سوال کیا۔ فرمایا کہ آپ اہلحدیث ہیں مسح کرتے ہوں گے۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ کیوں میں نے کہا۔ مسلمان لوگ اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ ہماری کتاب کسی صندوق یا کاتب کی محتاج نہیں بلکہ سینوں میں محفوظ ہے۔ لیکن حفظ کے تیجے سے انکار کرتے ہیں۔ یعنی قرآن مجید جو حافظوں ک سینے میں ہے۔ اس میں پیروں کے دھونے والی قراءت ہے۔ اس کو تو قبول نہیں کرتے۔ اور شاذ قراءت کو لیتے ہیں جس میں ارجلکم (زیر سے) آیا ہے۔ نواب صاحب یہ سن کر خاموش رہے۔ الحمد للہ!

نمبر 2۔ آیات پر وقفے اور عدم وقفے یہ سب قاریوں کی اصطلاح ہے۔ آپ ﷺ کے عہد ہدایت مہد میں عربی طریق سے پڑھتے تھے۔ جہاں فقرہ ختم ہوتا ٹھرتے جیسے انگریزی اُردو اور فارسی کا دستور ہے۔ اس بات میں کفر کے فتوے دینا ناواقفوں کا کام ہے۔

نمبر 3۔ شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم نے تحفہ اثنا عشری میں اس فرقہ کی ابتداء عبد اللہ بن سبا سے لکھی ہے۔ میرے نزدیک شروع شروع سے میں یہ اختلاف پولٹیکل خیالات پر مبنی تھا ہوتے ہوتے مذہبی دنگل بن گیا۔

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلہ کے لوگ یزید کی فوج تھی کلمہ گو تھے اسلام کے قائل تھے پولٹیکل نشہ نے اون کو امام مرحوم سے مقابلہ کروایا۔ باقی ان کا انجام خدا کو معلوم۔ عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي فِي كِتَابٍ ۖ لَّا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنسَى

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 643